



سائبان فما جن

اور
بیکار و افغان

42



محمد ایاس رضا قادری رضوی

اس رسالے میں ملاحظہ فرمائیے

جی جویں آجھوں والا آدی گھنی ہا چوتھے صیحت دوہرے نے کامل گھنیہ بیوار بیہنے گیب لجھٹا
صاحب قبر کی اولاد گھنیہ قادریوں کے لئے بھارت کے بندواری پھول گھنیہ مرشد کے سارے گھنیہ



فیضانِ مدینہ تکمیل سوادگران دی گئی سیزی منڈی میاں المدینہ کراپنی ۰ پاکستان۔ فون: 4921389-90-91
فہریہ سہر، کھوار اور میاں المدینہ کراپنی، پاکستان۔ فون: 2201479 2314045-2203311 فکس: email: maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿﴾ سانپ پ جن ﴿﴾

شیطٰن لا کہ سستی دلاتی مگر آپ یہ رسالہ (28 صفحات) مکمل
ہڑھ لیجئی ان شاء اللہ عزوجل آپ کامل میں میں جہوم اُنہے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

خوراکِ رم، نورِ مجسم، شادِی آدم، رسولِ مُحَمَّمَم، شافعِ اُمِّ مَلَّا اللہ
تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ رحمت نہان ہے: ”جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب
تک میرا تاام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اسْعَادا (یعنی دعاے سغیرت) کرتے رہیں گے۔“
(التفجیم الرازی طبل الطبرانی ج ۱ ص ۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُوٰعَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

ولیوں کے سردار، فہنشاو بغداد، سرکار غوثُ الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ لا کہ اپنے مدترے
(مدترے) کے اندر اجتماع میں بیان فرمائے ہے تھے کہ چھت پر سے ایک سانپ آپ
رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ پر گرا۔ سامنے میں بھگد رجع گئی، ہر طرف خوف دہراں پھیل گیا مگر سرکار
بغداد علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الجزا اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ سانپ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کے کپڑوں میں

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ عالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس لے مجھ پر ایک بارہ روپا ک پڑھا تو فہرست اُس پر دو تین بیجاتے ہے (حل)

گھس گیا اور تمام جسم مبارک سے پٹھتا ہوا گر بیان شریف سے باہر لکھا اور گردان مبارک پر پٹھ گیا۔ مگر قربان جائیے! امیرے مرشد فہمندھا و بخدا و علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْجَوَادِ پر کہ ذرہ برا برندہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب سانپ زمین پر آگیا اور دُم پر کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور عرض کرنے لگے: حضور اسانپ نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ سے کیا بات کی؟ ارشاد فرمایا: سانپ نے کہا: ”میں نے بھئ سارے اولیاء اللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔“ (ملخص از تہجہ الاسرار للشطئونی ص ۱۶۸)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اوئنجے انچھوں کے سروں سے قدم اٹھی تیرا

صلوٰاتُ عَلَى الْحَبِيبِ! صلی اللہُ تَعَالٰی علیٰ مُحَمَّدٌ

یئھے یئھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ کوئی عام سانپ نہیں بلکہ سانپ نما جن تھا جس نے ہمارے غوث اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَرِيمِ کا امتحان لینے کی کوشش کی تھی اور اللَّٰہُمَّ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ ثابت قدم رہے۔

﴿۲﴾ بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

اسی سانپ نما جن کی دوسری خودا ک حکایت سنئے اور غوث پا ک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ کی استقامت پر عقیدت سے سر دھنے پڑا چانچ پھر فہمندھا و بخدا و سرکار غوث پا ک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامع مصور میں صروف نماز تھا کہ دُھی سانپ آگیا

فرمانِ حُصْنَةٍ مثلى شعائر عليه وسلم : جو شخص مجھ پڑا تو پاک پڑھنا بھول کیا وھی حُصْنَة کا راستہ بھول گیا۔ (طرف)

اور اس نے میرے سجدے کی جگہ پر سر کھکھ کر مدد کھول دیا ایں نے اسے ہٹا کر سجدہ کیا، مگر وہ میری گردان سے پٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گھس کر دوسرا آستین سے لکھا، نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اسے دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی حُنَّ ہے، وہ حُنَّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ ﷺ کو تھک کرنے والا ہی سانپ ہوں، میں نے سانپ کے روپ میں بھت سارے اولیاء اللہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى کو آزمایا ہے مگر آپ ﷺ کے وسیع حق پرست پر تائب ہو گیا۔
(تہجیۃ الاسرار ص ۱۶۹ ادارہ کتب العلمیہ بیروت)

صَلُوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَوٰتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ہوئے دیکھ کر تھوڑے کافر مسلمان

بنے سنگدل موم سان غوث اعظم (ابنہ بخشش)

یہی سچے اسلامی بھائیو! ہمارے مرشد کامل، سرکار بخداو علیہ رحمۃ اللہ الجواد کی بھی کیا شان ہے! آہ! ایک ہماری نماز ہے کہ ہم پر ملکی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہو جائیں، معمولی خارش بھی ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حیات بھی ہمارے غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الجواد کے فلام بن جاتے ہیں۔

فرمانِ حکم دل اللہ علی عہدہ رسول: جس کے ہس میرا زکر والوں اس نے مجھ پر زور پا کیا۔ پڑھتے ہو گئے۔ (جن)

﴿۳﴾ شیطان کا خطوناک وار

سر کا بنداد ٹھوڑا غوث پاک رَبِّهُ لِتَعْالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ایک بار میں کسی جگہ کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہاں پڑا رہا۔ کھانے پینے کو کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ مجھ پر بیاس کا سخت غلہ تھا، ایسے میں میرے سر پر ایک باویں کا ٹکڑا ٹھوڑا دار ہوا، اس میں سے کچھ بارش کے قطرے گرے چنہیں میں نے پی لیا، اس کے بعد باویں میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوئی جس سے آسمان کے گنارے روشن ہو گئے اور ایک آواز گونجنے لگی: ”اے عبد القادر! میں تیراب ہوں، میں نے تمام حرام چیزیں تیرے لئے حلال کر دیں۔“ میں نے آعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ پڑھا، ایک دم روشنی ختم ہو گئی اور اس نے دھوئیں کا روپ دھار لیا اور آواز آئی: ”اے عبد القادر! اس سے قبل میں ستر اولیاء کو گراہ کر چکا ہوں مگر تمہے تیرے علم نے بچا لیا۔“ آپ رَبِّهُ لِتَعْالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے مردودا مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب عَزَّوجَلَّ کے فعل نے بچا لیا۔ (ایضاً ص ۲۲۸)

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت

بھی عرض ہے آخری غوث اعظم (قبلہ بعض)

چور وہیں آتا ہے جہاں حال ہو

یہیں یہیں اسلامی بھائیو! واقعی شیطان بڑا مغار و عیار ہے، وہ طرح طرح کے طبعہ ہے (فع۔ ب۔ دے) یعنی چادوئی کرتے بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبردار

فرمانِ حکیم نہ فضل عورت سے جس نے بھرپور رہنمائی کی اور ملک کیں میری خواتیں ملے گی۔ (بخاری)

رہنا چاہئے، اپنی عکل و هوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ عزوجل کے فضل و کرم پر نظر رکھنی چاہئے۔ جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے اور جس کے پاس دولت ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لشیر اشیطان ضرور آتا ہے نیز جس کے پاس ایمان ہتنا مضبوط ہوگا اس کے پاس اسی قدر نیکوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوگی للہ اولہا اولیہ شیطان بہت زیادہ زور لگائے گا۔ ہمارے ہمراہ مخصوص غوث اعظم علیہ الرحمۃ اللہ لا کرہ کے پاس ایمان و اعمال کے خزانے کے انبار کو دیکھ کر شیطان نے ڈاکے ڈالنے کی متعارف بار کوشش کی گئی تاکہ موت نامہ ادھی رہا۔

صلوٰاتِ الحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿۴﴾ شیطان کے مزید حملے

بیرون کے بیڑ، بیڑ دستِ گیر، روشن ضمیر، بُلْطَبِ رَبَّانی، محبوب سُکھانی، بُلْرَلاٹانی،
غوث المصمد الی بیبری بیڑاں، بیبری میراں، الحسن سید ابو محمد عبد القادر جیلانی تذسیۃ الریتیان
تحیر ہٹھت اور اہلِ مَحْجَبَت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: میں جن دنوں شب و روز
جنگل میں رہا کرتا تھا، شیاطین خوفناک شکلوں میں فوج و فوج طرح طرح کے ہتھیاروں
سے لیس ہو کر مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عزوجل کی مدد سے ان
کے پیچے دوڑتا تو وہ منغیث ہو کر بھاگ جاتے، کبھی کوئی شیطان اکیلا آ کر مجھے طرح طرح
سے ڈراتا، دھمکاتا اور کھٹایاں سے چلے جاوے۔ میں اس کو دردار طماقہ مار دیتا تو وہ بھاگنے

فَرْمَانُ صَطْلَةٍ مَلِكِ شَفَاعَتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْهُ: جس کے پاس سرازیر گردیا اور اس نے مجھ پر ڈر و تشریف نہ پڑھا اس نے جھاکی۔ (ایضاً ص ۱۶۵)

گلتا، پھر میں لاحولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پُرِّعْتَ تَوْهِ جَلِ جَاتا۔ (ایضاً ص ۱۶۵)

دل پر گندہ ہو جرا نام کہ وہ دُزِرِ رَجِیم

اُلَّئِے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا (حدائقِ بعض)

صَلَوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَوٰتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿۵﴾ غیبی ہاتھ

خُور غُوشِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَبِيرِ فرماتے ہیں: ایک بار نہایت خوفناک

صورت والا ایک شخص جس سے بدبو کے بچکے اٹھ رہے تھے آکر میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: میں ابلیس ہوں اور آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے اور میرے بچیوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے کہا: دفع ہو۔ اس نے الکار کیا۔ اتنے میں غیب سے ایک ہاتھ خودار ہوا جس نے اس کے سر پر اسکی دوروار ضرب لگائی کہ وہ زمین میں ڈنس گیا مگر پھر اس نے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لے کر مجھ پر حملہ کر دیا۔ اتنے میں ایک نقاب پوش صاحب گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور انہوں نے مجھے ٹکوار دی۔ یہ دیکھ کر شیطان بھاگ کھڑا ہوا۔ (نهجۃ الاسرار ص ۱۶۶)

بادلوں سے کہنی رکنی ہے کڑکنی محلی

ڈھالیں چھٹ جاتی ہیں افتہ ہے جو تیغا تیرا (حدائقِ بعض)

صَلَوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَوٰتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

لینے

لے ڈھکا را ہو پھر یعنی مرد و شیطان۔

فرمانِ حکم ملک فضلی علیہ السلام: جو مجھ پر مذکور شریف پڑھے گا اس قسم کے عن آں کی خلافت کروں گا۔ (ابن حبان)

۴۶) شیطان کی جال

سر کار بخدا و حضور غوث پاک رحمة اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک ہار میں نے دیکھا کہ شیطان دُور بیٹھا اپنے سر پر خاک اڑا رہا ہے اور روئے ہوئے کھدرا ہے: ”اے عبد القادر میں آپ سے مایوس ہو گیا ہوں۔“ میں نے کہا: اے ملعون ادفع ہو، میں تجوہ سے کبھی بھی بے خوف نہیں ہو سکتا۔ وہ بولا: آپ کی یہ ہات میرے لیے سب سے زیادہ رگراں (یعنی سخت) ہے۔ اس کے بعد اس نے مجھ پر بھئ سارے جال، ہمحدے اور حیلے ظاہر کئے اور میرے استفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ یہ دنیا کے جال ہیں جن سے میں آپ جیسوں کا فکار کیا کرتا ہوں۔ میں ایک سال تک چدڑ و جہد کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ سارے جال ٹوٹ گئے۔ پھر میرے اردو گرد بھئ سارے اسباب ظاہر ہوئے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہیں؟ تو کہا گیا کہ یہ آپ سے متعلق خلق کے اسہاب (یعنی خلق کی معجّبین وغیرہ) ہیں۔ پھر اس معاملے میں بھی میں نے مزید ایک سال توجہ (چدڑ و جہد) کی ڈھی کر دے جال بھی سب کے سب ٹوٹ گئے۔ (تہجۃ الاسرار ص ۱۶۶)

جس کو لکار دے آتا ہو تو اتنا پھر جائے
جس کو لکار لے پھر کے وہ تیرا تیرا (حکیم ہجع)
سدھرنے کی کوشش ترک نہیں کرنی چاہئے
یئھے یئھے اسلامی بھائیو! واقعی نفس و شیطان سے بیچھا چھڑانا آسان نہیں۔

فرمانِ حکم ملک فضلی عہد را رسائیں مجھ پر اُردو ڈاک کی گئی تھی کروپے تک یہ تمہارے لئے طمارت ہے۔ (بیان)

ہمارے غوثِ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الکریم نے اس سے نجات پانے کے لئے سالہا سال تک چند و تجھد فرمائی یہاں اُن لوگوں کیلئے بڑا دریں عبرت ہے جو بھیتِ جلد بھت ہار جاتے اور بول پڑتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے جتن کئے، کافی عرصہ مذہبی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کی، مذہبی قائلوں میں بھی سفر کے مگر نفس و شیطان سے جان نہ چھوٹی۔ اللہ عزوجل کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اصلاح کیلئے عمر بھر کو بشش جاری رکھنی چاہئے۔

وَثُوتْ دَے مِنْ تَحْنَا كام دیوار

بدن سکرور دل کھلیں ہے یا غوث (صالوٰت بخش شریف)

صَلَوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

﴿۷﴾ سودرات میں چالیس بار غسل

”بیہجۃ الاسرار شریف“ میں ہے، سرکار بغداد خصورِ غوث پاک (بیہجۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں ”گرخ“ کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، وَرَحْتَ کے پتوں اور نوٹھوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پینٹے کے لیے ہر سال ایک شخص مُوف (یعنی اون) کا ایک بجھہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہننا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی قبحت سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہزار بھن کیے، میں گمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے ٹوٹا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کائنوں پر نجگہ پاؤں چلتا تھا، خوفناک فاروں اور بھیانک دادیوں میں بے جگ و داخل ہو جاتا۔ دنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر

فرمانِ حُصْنَةٍ اللہ عزوجل علیہ وآلہ وسلم: تم جہاں کبھی ہو مجھ پر زور پڑو کہ تمہارا ذرود مجھ کپ پہنچتا ہے۔ (ابوف)

الحمد لله عزوجل میں اس کی طرف التفات (یعنی توپھ) نہ کرتا۔ میرا نفس کبھی میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرنسی ہو گئی ہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عزوجل مجھے اس پر فتح نصیب کرتا۔ میں مذہ توں ”مائن“ کے دیا بانوں میں رہا اور اپنے نفس کو وجہ ادات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صرف پانی پر گزارا کرتا اور گری پڑی چیزیا کوئی اور قدر انہ کھاتا پھر ایک سال دشیر کچھ کھائے پئے فاقہ سے گزارتا۔ مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں، ایک بار سخت سردی کی رات میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غسل فرض ہو جاتا، میں فوراً نہ پر آتا اور غسل کرتا اس طرح میں نے اس ایک رات میں چالیس بار غسل کیا۔

(ملخص از تہجیۃ الاسرار للشطونی ص ۱۶۵)

کہ نوئے جو مانع گے ملیغا
رضا تھو سے ترا سائل ہے ما غوث
صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
صلوٰعَلَى الْحَبِيبِ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

حضرت علامہ امام شعرانی خَدِیْسَةَ الْكُوْدَانَ ”طبقاتِ کبریٰ“ میں مخصوص غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الکریمہ کا یہ ارشاد گرامی لفظ کرتے ہیں: احمداء مجھ پر یہ سختیاں رکھی گئیں، جب سختیاں انتہا کو ہٹنے کیلئے تو میں ہا ہوا آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری آبان پر قرآن پاک کی

فرمانِ حکم ملک فضلی عہد والہ وسلم: جس نے مجھ پر اس مرید کو دعا کیا تھا کہ پڑھانے کی خواجہ اس پر سوچنے کا ذریعہ نہ ہے۔ (ابن)

یہ دو آیات مبارکہ جاری ہو گئیں:

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ ترجمہ کنز الایمان: قوبہ بیک شواری کے

(ب۔ ۳، الم نشرح: ۵-۶) سماں ہے بیک شواری کے سماں ہے۔

الحمد لله عزوجل ان آیات کی رکعت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے ڈور ہو گئیں۔

(الطبیقۃ الکبری ج ۱ ص ۷۸ ملخصہ دارالفنون بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تمرا

اوچے اوچھوں کے سروں سے قدم اہل تمرا

صلواعلی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد

هم بھی کوشش کرویں

یہی یہی اسلامی بحاسیو! دیکھا آپ نے اہمارے غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ لاکہ

نے اپنے رب مُعظم عزوجل کا قرب پانے اور اپنے نانا جان، رحمت عالمیان صلی اللہ

تعال علیہ والہ وسلم کو خوش فرمائے، لیس وشیطان پر غالب آنے، دنیا کی مسخرت سے جیچا

چڑھانے، گناہوں کے امراض سے خود کو بچانے، مخلوقی خدا عزوجل کو راہ راست پر لانے،

ملغ کا شرف پانے، نیکی کی دھوت کی دنیا میں دھوم بچانے اور بے شمار کفار کو دامنِ اسلام

میں داخل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جذہ و تجد فرمائی۔ خیر ہم خُور غوث پاک

تعال علیہ کی طرح مجاہدات تو کرنے سے رہے مگر تھبت ہارے بغیر تھوڑی بیکٹ کوشش تو

فرمانِ حُصْنَة دلیل فضل عبود ابو سلمہ: جس کے پاس ہر فکر و مفہوم کو پڑانے شریفہ پر حلقہ لاگوں میں سے بھول دینا ٹھنڈا ہے۔

چاری رسمیں۔

عج ہے انسان کو کچھ گھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو گھو کے بچے پائے گا جو یا تمرا (ذوقِ نعمت)

﴿۲۵﴾ برسِ جنگلوں میں۔۔۔

سرکار بغداد خُور غوش پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کی محبت کا دم بھرنے والے اسلامی
بها ایوا اللہ عزوجل کی رضا کے لئے سرکار خوش اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی نے عبادتوں اور ریاضتوں
میں عراق کے جنگلوں میں 25 برس گزار دیئے۔ کاش اہمیں بھی تبلیغ قرآن و سنت کی
عالیٰ کیفیتی تحریک "دعوت اسلامی" کے سنتوں کی ترتیب کی خاطر گاؤں بے گاؤں، شہر پہ
شہر اور ملک پہ ملک سفر کرنے والے مدد فی قاتللوں میں عاشقان رسول کے ساتھ سنتوں
بھرا سفر کرنا نصیب ہو جائے۔

کوئی سائل ہے با واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو گزا سائل ہے یا غوث (عادتی بخشش شریف)

صَلُوٰاتٌ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰى مُحَمَّدٍ

﴿۲۶﴾ زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکار بغداد خُور غوش پاک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے
کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا ٹشی اخوانا چاہتا اور جب دیکھتا

فرمانِ حکیم مذکور صفتی علیہ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کی ناکنایک آنونیوس کے پاس پیرا زکریا و محدث مجید زادہ بخاری کا دل پڑھے۔ (۱۴)

کر دوسرے فکر اہمی اسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر ایضاً کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اٹھا کر لے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور قریب الموت ہو گیا تو میں نے پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی انھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک بھی نوجوان آیا، اس کے پاس تازہ روٹیاں اور بخنا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک ذم شدت اختیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے تقدیر اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار تھی چاہتا کہ میں مسند کھول دوں تاکہ وہ میرے منہ میں لقہ ڈال دے۔ آرہو میں نے اپنے نفس کو ڈالنا کہ ”بے صبری مت کر اللہ عزوجل میرے ساتھ ہے، چاہے موت آجائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہر گز نہیں کھاؤں گا۔“

لیکا یک وہ نوجوان میری طرف مُتوجہ ہوا اور کہنے لگا: بھائی! آجائیے آپ بھی کھانے میں شریک ہو جائیے امیں نے انکار کیا، اس نے اصرار کیا، میرے نفس نے مجھے کھانے کے لئے بہت ابھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار کیا مگر اس نوجوان کے عہدِ اصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جیلان ہی کا ہوں۔ انھا یہ بتائیے آپ مشہور زائد حضرت سید ابو ہبَّد اللہ سعیٰ علیہ الرحمۃ الرحمیۃ القوی کے نواسے عبد القادر کو جانتے

فرمانِ حکیم ملک فضلی عہد راہ رسلو: جس نے مجھ پر بزرگ تجوید و بارز تعریف کیا، اس کے بعد مال کے گلہ خلاف ہیں گے (اکتوبر)

ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کروہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بغداد اُنے لگا تو آپ کی آئی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے ۸ سونے کی اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں بغداد آ کر جلاشتا رہا مگر آپ کا کسی نے پہنچ دیا یہاں تک کہ میری اپنی تمام رقم خرچ ہو گئی، تین دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، میں جب بھوک سے ڈھال ہو گیا اور میری جان پر بن گئی تو میں نے آپ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بخنا ہوا گوشت خریدا۔ ٹھوڑا آپ بھی بخوبی اسے تلاول فرمائیے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے پہلے آپ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں، بلکہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا: میں معافی کا طلب گار ہوں، میں نے اضطراری حالت میں آپ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بھت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی، اس نے قبول کی اور چلا گیا۔

(الذیل علی طبقات الحنبلۃ ج ۲ ص ۲۵۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث

مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

ایشار کی عظیم فضیلت

یہیئے یہیئے اسلامی بحائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شمار مذکون پھول ہیں، دیکھئے تو کسی ایک طرف ہمارے ہمرا درشد غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ

اکرہ ہیں کہ آپ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت تنگی اور فاقہ مستی کے باوجود غذا اور رقم کے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللہُ صَلَّى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: مَحْمَدٌ زَادَ رَحْمَةً وَعَزَّ احْمَالَهُ حَتَّیٰ تَبَرَّعَتْ بِیْکَیْہَا۔

معاملے میں بے مثال ایثار سے کام لیا جبکہ دوسرا طرف خوش پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ کی عقیدت کا دم بھرنے والے نالائق مرید ہیں کہ بھوکے رہنے کی توفیق تو دُور رہی، بلغرض مگر ہمیں شریف کی نیاز کی بریانی ہی سامنے آجائے تو حرص کا ایسا غلبہ طاری ہو جائے کہ مجھی چاہے بس سارے کاسارا تحال میں ہی کھاؤں، بولی تو شکا کسی کو چاول کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! اے عاشقان خوشِ اعظم! آپ کو جب کبھی دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا انتہاق ہو، بڑے بڑے نوالے بغیر چبائے جلد جلد لٹکنے اور عمدہ بوشان اپنی طرف سر کا لینے کی حرص غالب آئے اُس وقت اپنے بیڑو مرشد خوش پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ کی بیان کردہ حکایت کے ساتھ ساتھ یہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللہُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ذہن میں دُوہرالجھے: ”جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجلٰ اسے بخش دیتا ہے۔“ (اتحافت الشاذۃ للزبیدی ج ۹ ص ۷۷۹) نیز فیضانِ سبق جلد اول صفحہ 482 پر مرقوم حضرت سیدنا ابو سعید امام علیہ رحمۃ الرحمن کا عنایت فرمودہ یہ مدد فی پھول بھی قبول فرمائجھے: ”نفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے لفظ بخش ہے۔“

(احیۃ العلوم ج ۲ ص ۱۱۸ ادارہ صادر بیروت)

بری حرص کی عادت ہد مٹا دے
مرے غوث کا ولیطہ یا الٰہی

فرمانِ صکانی مثل الفصل علیوام رسلم: مجھے کوئی سعد نہیں پڑھے بلکہ تمہارے بھائیوں کو پڑھنے کے لئے مختار ہے۔ (باقی حصہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
﴿١٠﴾ نِسْنَدُ أَزْوَانِي كَاعْجِبُ نُسْخَهُ

سرکار غوث العظیم علیہ رحمۃ اللہ لاکہ تحمدہ بیعت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ میں بھیس سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس سال تک عشاء کی تمماز کے وضو سے مجرم کی تمماز ادا کی۔ پندرہ سال تک روزانہ بعد تمماز عشاء نوافل میں ایک قرآن پاک ختم کرتا رہا۔ ابجداء میں اپنے بدن پر رسی باندھ کر اس کا دوسرا بسر ادیوار میں گڑی ہوئی گھونٹ سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس کے جھکٹے سے آنکھ مکمل جائے۔

(تہجیۃ الاسرار ص ۱۱۸)

ایک رات جب میں نے اپنے معمولات کا قصد کیا تو نفس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سوچانے اور بعد میں اٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وقت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قران کریم ختم کیا۔

گرانے کی ہے ہمیں لغوش پا
 سنہالو! ضعیفوں کو ہاغوث اعظم
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
 غوث الاعظم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَرِيمِ کی فتحت کا دم بھرنے والو! ویکھا آپ نے ا

فِرَمَانٌ مُصْطَدِّقٌ دلیل فصلی علیہ راموسلم بنی محہ الائمه تشریف پڑھا ہے اللہ عزوجل اس کیلئے کوئی لازم کیجئے گی لیکن وہ پڑھا ہے (ابن حنبل)

سرکار بغداد حضور غوث شوپاک رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سَلَامٌ فرماتے کا اہتمام فرماتے تھے اب اگر
ہم سے معاذ اللہ عزوجل پائیج وقت کی غماز بھی نہ پڑھی جائے تو ہم کس حشم کے عاقبتان
غوث العظیم علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى اکرم ہیں؟

مجھے اپنی الفت میں ایسا گما دے

نہ پاؤں بھر انہا پا غوث العظیم (ذوق نعمت)

صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۱۱) صاحب قبو کی اولاد

جیدوں کے پیر، جیدوں دست گیر، روشن ضمیر، شیخ عہد القادر و خیلانی شیخ سیدنا الرؤوف بن ابی زین بروز
بدھ ۲۷ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۹۹ھ کو ”شُونیزیہ“ کے قبرستان میں اپنے استاذ
محترم حضرت سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ سَلَامٌ الججاد کے مزار شریف پر علماء و فکراء کے قافلے کے
ہمراہ تشریف لے آئے اور کافی دریک کھڑے کھڑے دعا فرماتے رہے بیہاں تک کہ
دوہوپ بھٹھ جیز ہو گئی۔ جب لوئے تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ سَلَامٌ کے چہرہ انور پر بھاشت کے
آمار تھے۔ جب آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ سَلَامٌ سے اس قدر طویل دعا کا سبب دریافت کیا گیا تو
فرمایا: ۱۵ شعبان المُعْظَم ۱۴۹۹ھ بروز جمعہ غماز جمدادا کرنے کے لیے اس حرار
شریف میں آرام فرمائے والے میرے استاذ گرامی سیدنا شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْهِ سَلَامٌ الججاد کے
سامنہ ایک قالیله جانب ”جامع الرصانہ“ روائی دوال قرار۔ راستے میں جب ایک نمبر کے نیل

فرمانِ حصطفی نہیں فصلی علیہ الرحمۃ و آله و سلمہ جسے اکابر بنو اسرائیل کا جب بھی وہ اُنہوں کیلئے مختار کرتے ہیں گے (صلف)

پر سے گزرے تو شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے اچانک مجھے دعا کا دے کر نہر میں گرا دیا، سخت سردیوں کے دن تھے، میں نے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر غسلِ جمعہ کی قیمت کر لی، جوں ٹوں پانی سے لکلا اور اپنا صوف (یعنی اون) کا جگہ نچوڑا اور قالی سے جاملا۔ شیخ حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے مُرید خوش طبعی کرنے لگے، آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا: میں نے محمد القادر کا امتحان لیا جس میں ان کو پہاڑ کی طرح مُمْعَنِ حکم پایا۔ حضورِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیم نے مزید فرمایا کہ میں نے اپنے استاد سید ناشیح حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کو ان کے حزار پر انوار میں بیڑے اور جولہرات کے لہاس میں ملبوس سر پر یاقوت کا تاج پہنے، ہاتھوں میں سونے کے لکنن اور پاؤں میں سونے کے نعلین شریفین میں ملاحتہ کیا، مگر تعجب خیریات جو دیکھی وہ تھی کہ ان کا دایاں (یعنی سید حا) ہاتھ کا مامنہں کر رہا تھا امیرے اس نگار پر بتایا: ”یہ ذہنی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو تھر میں دھکیلا تھا، کیا آپ مجھے معاف کرتے ہیں؟“ جب میں نے معاف کر دیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا فرماد تھے کہ میرا دایاں ہاتھ دُرست ہو جائے۔ لہذا میں اللہ عزوجل سے دعا مانگتا رہا اور پانچ ہزار اصحابِ حزار اولیاءِ الغفار مانپنے اپنے مزار میں امتن کہتے اور میری سفارش کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ان کا دایاں ہاتھ دُرست فرمادیا جس سے انہوں نے خوش ہو کر مجھے مصافیہ کیا۔

بغدادِ معلّی میں یہ خبر جب مشہور ہوئی تو سید ناشیح حماد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد کے بعض

فرمانِ حکم ملی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس لے مجھ پر ایک مارڈ روپا ک پڑھا تو انہوں نے اس پر دستیں بیٹھا ہے۔ (حل)

مریدین پر شاق گزرا اور وہ تصدیق کیلئے درہارِ خوشیہ میں حاضر ہوئے مگر آپ ﷺ تعالیٰ کی بیت کے سبب کسی کو پوچھنے کی بھنس نہ ہوئی۔ حیران کے تیر، روشن ضمیر، حضور غوث الاعظم دست میر علیہ رحمۃ الرحمٰن فی الرحمٰن نے ان لوگوں کے دلوں کا حال جان لیا اور خود عنی ارشاد فرمایا: آپ حضرات دو شیخ پسند کر لیں جو آپ کا یہ مسئلہ (مس۔ ۴۱) حل کریں۔

چنانچہ یہ معاملہ حضرت سیدنا شیخ یوسف ہمدانی اور حضرت سیدنا شیخ عبدالرحمٰن گردی رحمہمَا اللہ تعالیٰ جو کہ اصحاب کشف تھے انہیں سونپ دیا گیا اور حضور غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الکریم کی خدمت میں عرض کروی گئی کہ ہم آپ کو جمعہ تک مہلت دیتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات آپ کی تصدیق کرویں۔ حضرت سیدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الکریم نے فرمایا:

إِنَّ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْكُمَ آپ حضرات یہاں سے أُٹھنے بھی نہ پائیں گے کہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

یہ فرمाकر حضور غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ الکریم نے سر انور جھکالیا۔ تمام حاضرین نے بھی اپنا سرجھکالیا۔ اتنے میں حضرت سیدنا شیخ یوسف ہمدانی قریس سیدۃ الرئان پائیدہ ہے (یعنی مجھے پاؤں) جلدی جلدی تشریف لائے اور اعلان کیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے ابھی ابھی مجھ پر شیخ حناد علیہ رحمۃ اللہ العجود ظاہر ہوئے اور حکم دیا کہ فوراً شیخ عبد القادر حمدانی قریس سیدۃ الرئان کے مدرسہ میں جا کر سب کو تادو: "شیخ عبد القادر حمدانی قریس سیدۃ الرئان نے آپ حضرات کو میرے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ حق ہے۔" اتنے میں حضرت سیدنا شیخ عبد الرحمن گردی علیہ رحمۃ اللہ الکریم بھی آگئے اور انہوں نے بھی حضرت سیدنا شیخ یوسف

فرمانِ حکمل ستر اللہ علیہ السلام: جو شخص مجھ پر مدد کرو پا کر پڑھنا بھول کیا وہ حکم کا راستہ بھول گیا۔ (طرف)

ہماری قدیس سنتۃ اللہ وارثان کی طرح ہی کہا۔ اس پر تمام حضرات نے حضور غوثا عظیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم سے مُعافی مانگی۔ (بیہقی الاسرار ص ۱۰۷)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں ول میں مرے آتا چیرا (حدائق بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں اس ایمان افروز حکایت میں ہمارے لیے حکمت کے بے شمار مذہنی پھول ہیں۔ منجملہ یہ کہ اسلامی استاذ یا چیر و مرہد کی طرف سے کبھی کوئی ایسا معاملہ خیش آجائے جو کجھ میں نہ آتا ہو تو اس پر صبر و تَعْمَل کا دامن تھا میں رہنے کا پہنچ کر کے اپنی آخرت داد پر لگا دے جیسا کہ ہمارے غوثا عظیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم کے استاذ گرامی قدیس سنتۃ اللہ تعالیٰ نے انہیں سخت سردی میں نہر میں گرا دیا پھر بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صہبہ کے ساتھ ساتھ حسل جمع کی تیجت بھی فرمائی اور زبان پر حرفاً حکایت نہ لائے۔

پیرو پر اعتراض باعث بر بادی ہے

یقیناً جو دینی طالب علم اپنے اسلامی استاذ پر اور جو مرید اپنے بیدار مرہد پر احترام کرتا ہے وہ یقان معلم و معرفت سے محروم رہتا بلکہ بلاکت کے عین (یعنی گھرے) گھر میں جا پڑتا ہے۔ پھرچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجدد دین

فرمانِ حکم دلیلِ انتصاف عہدِ رسول: جس کے ہس میرا زکرِ عالم اس نے مجھ پر بڑا کشید پر حقیقت وہی بنت ہو گئی۔ (جن)

وِ مُلْتَ، حَامِيَ مُسْنَتٍ، مَاجِيَ بِدَعْتٍ، عَالِمٌ شَرِيعَتٍ، بِهِرِ طَرِيقَتٍ، بَاعِثٍ
خَيْرٍ وَبَرَكَتٍ، حَضُورٌ عَلَامٌ مُولِيلًا الْحَاجُ الْحَافِظُ الْقَارِيُّ شَاهُ اَمَامُ اَحْمَدُ
رَضَا خَانٌ عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ فَقَلَ فَرَمَاتَهُ تِبْيَانٌ: ”بِهِرِ وَلَوْلَ پَرْ اَعْتَراَضٍ سَے بَنْجَے کَہِی مُرِيدُوں
کَے لَبَیْے زَبِرِ قَاتِلٍ ہے، کُمْ کوئی مُرِيدٌ ہو گا جو اپنے شَیْخٍ پَرْ اَعْتَراَضٍ کَرے پھر فَلَاحٌ (یعنی
کَامِیابی) پَائے، شَیْخٍ کَے تَحْرِفَاتٍ سَے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں خَطْرٌ
عَلَيْهِ الظَّلُوةُ وَالسَّلَامُ کَے وَاقِعَاتٍ یاد کر لے کیونکہ ان سے وہ با تَمَنٍ صادر ہوتی تھیں، بَظَاهِرٍ
جَنْ پَرْ سُخْتٌ اَعْتَراَضٌ تھا (جیسے مسکیوں کی کشتمی میں سوراخ کرونا، پے گناہ بچے کو قتل کرونا) پھر
جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یعنی تھا، جو انہوں نے کہا، یوں ہی مُرِيدٌ
کو یقین رکھنا چاہیے کہ شَیْخٍ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا، شَیْخٍ کے پاس اس کی صحت پر
دلیل قطعی ہے۔ ”حضرتِ سیدنا امام ابو القاسم شافعی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ“ میں
فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو عبد الرحمن شافعی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو فرماتے سنَا، ان
سے ان کے شَیْخٍ حضرت ابو سہل صعلوکی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرمایا: جو اپنے پھر سے کسی بات
میں ”کیوں لا“ کہہ گا کبھی فلاج نہ پائے گا۔ [رسالہ الحبریہ من ۲۷۶] (تلایہ الحبریہ ج ۱۱ ص ۵۱ تا ۵۳)

پیرِ کامل اور پیرِ ناقص

پیرِ کامل اور پیرِ ناقص اسلامی بحاسیوں کی بیان کردہ سرکار اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا
مبادر کرنے والی صرف جائی شرائط ہیں پیر کامل کے بارے میں ہے۔ جو ہر گھنی کریم کا

فرمانِ حصطفی نہ فصل عورت کے حکم نہ کرنا اور عوام پر مانسے لامت کرنے میں بخات ملے گی (بخاری)

گستاخ ہو وہ مرد ہے اور جو کسی صحابی رض اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرتا ہو وہ گمراہ و بد نہ جب ہے ایسوں کافر یہ بنانا جائز گناہ ہے نیز جو پیر کھلم گھلام کناؤ کبیرہ کا مرکب ہو یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو وہ فارسی معلین کہلاتا ہے۔ مثلاً علی الاعلان فمازیں قضا کرتا ہو، نش کرتا ہو، گندی گالیاں بکتا ہو، بے پروہ خواتین کے نجوم میں بیٹھتا ہو، عورتوں سے ہاتھ چھواتا یا پاؤں و بوا تا ہو، عکادیہ قلب میں ڈرارے دیکھتا ہو، دار حی منڈا تایا ایک مشقی سے گھٹانا ہو وہ فارسی معلین ہے، ایسے ہر کی بیعت جائز نہیں۔ دیکھ بحال کر مرید بننا چاہئے۔

پرانچہ دعویٰ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد اول صفحہ 278 پر صدر الشریعہ، بدر العطیقہ حضرت علامہ مولیانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ہری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے: ۱) سُنّی صحیح الحقیدہ ہو (۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے سائل کتابوں سے نکال سکے (۳) فارسی معلین نہ ہو (۴) اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک مکھیل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (بہار شریعہ، قلای رفعیہ ج ۲۱ ص ۶۰۳) اگر کسی ہر کے اندر ان چاروں میں سے ایک بھی شرط کم ہو تو اس کافر یہ بنانا جائز نہیں۔ اگر لا علی میں کسی نے ایسے ہر سے بیعت کر لی ہو جس میں کوئی شرط کم ہو تو اس کی بیعت توڑ دینا ضروری ہے، اس کیلئے ”پیر ناقص“ کو خبر دینے کی حاجت نہیں، اتنا کہدیتی کافی ہے کہ میں فلاں سے بیعت توڑتا ہوں، بلکہ ہر سے اعتقاد اٹھ جانے کی صورت میں خود ہی بیعت توڑ جاتی

فرمانِ حکم ملک شفیع علیہ السلام: جس کے پاس سر اور گردواراں نے مجھ پر بڑو شریف نبیر حاصل نے جا کی۔ (ایڈیشن)

ہے۔ اب کسی بھی جامع شرائط پر سے بیعت کر سکتا ہے اور اس پر کامل کوتانے کی حاجت نہیں کہ میں فلاں کی بیعت تو ذکر آپ کا مرید ہوا ہوں۔

کامل پیر کی بیعت توڑنے کی نقصانات

پلا وجد شرعی پر کامل، جامع شرائط کی بیعت توڑنا از روئے طریقت سخت محرومی اور از روئے شریعت بھی سخت منوع ہے۔ اس ہارے میں طریقت کی کتابوں میں اولیاء کرام کے میسیوں اقوال دیکھے جاسکتے ہیں۔ شریعت میں منوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شرعاً احسان کا بدلہ کم اذکم ٹھکریہ ادا کرتا ہے۔ پر کامل کا مرید ہونے سے آدمی کو اولیاء کرام کے سلسلے کے ساتھ نسبت حاصل ہو جاتی ہے نیز فیض کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے اور راوی طریقت کی بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں اور بسا اوقات تو زندگی میں ایک مذہبی انقلاب برپا ہو جاتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلے میں ٹھکریہ ادا کرنے کے بجائے بیعت ہی توڑنیا یقیناً سخت ناٹکری ہے اور ناٹکری شرعاً منوع ہے چنانچہ حدیث میں فرمایا گیا: مَنْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ جس نے لوگوں کا ٹھکراؤ نہیں کیا اس نے اللہ عزوجل کا ٹھکر بھی ادا نہیں کیا۔ (قرآنی ج ۳ ص ۳۸، حدیث ۱۹۶۶) نیز جب ایک مرتبہ آدمی کسی پر کامل کی بیعت ہو جاتا ہے تو فیض کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اگرچہ مردیہ تا قص کو وہ نظر نہ آئے۔ تو جب فیض کا سلسلہ شروع ہو چکا تو اسے برقرار رکھنا چاہیے کیونکہ حصہ مبارک میں ہے کہ مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلَيَأْمُرْ مَعْنَى جس کو کسی شے سے رزق ملے وہ اسے لازم کردار لے۔

فرمانِ حُصْنَةٍ ملک فضلی علیہ الرحمۃ: جو مجھ پر مذکور شریف پڑھے گا اس قیامت کے عن آس کی خلافت کروں گا۔ (ابن ماجہ)

(شنبہ الایمان ج ۲ ص ۸۹ حدیث ۱۲۴۱) لہذا جب ایک جگہ سے فیض مل رہا ہے تو اسے لازم کہڑنا چاہیے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فی زمانہ جب کوئی کسی کی بیعت توڑتا ہے تو دو چیزیں عامہ ہیں بلکہ ایک تیری چیز بھی۔ پہلی دو چیزیں تو یہ ہیں کہ بیعت توڑنے والا اپنے سابقہ بھر کو تحریر کر جائے ہوئے بیعت توڑتا ہے اور مسلمان اور خصوصاً بھر کامل کو تحریر کرنا حرام اور سخت مہلک یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ دوسری بات کہ عموماً بیعت توڑنے والے بالقصد (یعنی جان بوجھ کر) بھر کو ایذا پہنچاتے ہیں اور یہ دوسرا حرام ہے کہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ تیری چیز یہ ہے کہ عموماً بیعت توڑنے والے سابقہ بھر کی غیبت اور اس کے پارے میں بدگمانی کا ٹکارہوتے ہیں اور یوں گناہوں کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بہر حال عافیت و نجات اسی میں ہے کہ جب ایک درکومضبوطی سے تمام لے تو اسے تھامے رکھے اور بلا وجہ آوارہ گردی اور پریشان نظری کا ٹکارہ ہو۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

قادریوں کیلئے پیشہ کیے بخدا دی پھول

بَهْجَةُ الْأَسْرَارِ میں ہے: بھروں کے بھر، بھر دست گیر، روشن ضمیر، غلبہ رہانی،
محبوب بھانی، بھر لاثانی، قبید میل ثورانی، شہباز لامکانی، الشیخ ابو محمد سید محمد القاود جیلانی
نَبِيَّنَسْمَةُ النَّبَانِ کا فرمان بھارت نشان ہے: مجھے ایک بھئ بار جسڑ دیا گیا جس میں
میرے مصالحوں اور میرے قیامت تک ہونے والے مریدوں کے نام و درج تھے اور کہا

فرمانِ حکم ملک فضلی علیہ السلام: مجھ پر اُردو ہاک کی گئی تک دی تھارے لئے طمارت ہے۔ (بیان)

گپا کہ یہ سارے افراد تھارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے دار و غیرہ حکم سے استغفار کیا (یعنی پوچھا): کیا حکم میں میرا کوئی مرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروردگار عزوجل کی عزت و جلال کی حکم امیراوسیح حمایت میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان دشمن پر سایہ گناہ ہے۔ اگر میرا مرید لکھانہ بھی ہو تو کیا ہوا، اللہ عزوجل میں تو لکھا ہوں، مجھے اپنے پالنے والے کی عزت و جلال کی حکم! میں اس وقت تک اپنے رب عزوجل کی بارگاہ سے نہ ہوں گا جب تک اپنے ایک ایک مرید کو داخل جنت نہ کروں والوں۔

(یہجہ الاسرار ص ۱۹۳)

سرکار بغداد حضور خوش پاک ﷺ نے فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور میرے درستون کو جنت میں داخل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے میں اسے قبول کر کے اپنے مریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اس کی طرف اپنی توجہ رکھتا ہوں۔ میں نے مختصر کہر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ کہر میں میرے مریدوں کو نہیں ڈرا میں گے۔ (ملخص از یہجہ الاسرار ص ۱۹۳)

نَ لَا تَحْكُمْ تَحْرِيزًا فَرْمَانْ عَالِيٌّ

خلاموں کی ڈھارس ہندھی خوٹ اعظم (قبلہ بخش)

فرمانِ حکم ﷺ علیه السلام علیہ الرحمۃ الرحمیة: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زد زد ہو کہ تمہارا ذر زد مجھ کپ پہنچا ہے۔ (ابوف)

”یا غوث اعظم نگاہِ کرم“ کے سولہ حروف کی تبیت سے مرہد کے 16 حقوق

میرے آکا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیمُ
الہرکت، عظیمُ المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت، حامی
ملت، ماجی بدعت، عالم فریعت پیر طریقت، باعث خیر و برکت،
حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ
رحمة الرحمن فرماتے ہیں: مرشد کے حقوق مرید پغمبار سے (بھی) افزوں (یعنی بڑھ کر) ہیں،
خلاصہ یہ ہے کہ (مرید) (۱) ان (یعنی مرشد) کے ہاتھ میں ”مردہ بدستِ زندہ“ (یعنی زندہ
کے ہاتھوں میں مردہ کی طرح) ہو کر رہے (۲) ان کی رضا کو اللہ عزوجل کی رضا، ان کی
ناخوشی کو اللہ عزوجل کی ناخوشی جانے (۳) انہیں اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے
بہتر سمجھے (۴) اگر کوئی لخت بظاہر دوسرے سے ملے تو بھی اسے (اپنے) مرشد ہی کی عطا
اور انہیں کی نظرِ توجہ کا صدقہ جانے (۵) مال، اولاد، جان، سب ان پر تصدیق کرنے
(یعنی لانے) کو حیا رہے (۶) ان کی جوبات اپنی نظر میں خلاف فرع بلکہ معاذ اللہ
عزوجل کبیرہ (گناہ) معلوم ہواں پر بھی نہ اعتراض کرے، نہ دل میں بدگانی کو جگہ دے
بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے (۷) دوسرے کو اگر آسان پر اڑتا دیکھے جب بھی
(اپنے) مرشد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو خت آگ جانے، ایک باپ سے

فرمانِ حکم ملک شفیع علیہ السلام: جس نے مجھ پر اس مرید کو دیا کہ پڑھ لیں اللہ عزوجل اس پر سوچنے تا زلگر ہے۔ (ابن)

دوسرا باپ نہ بتائے ۸) ان کے حضور بات نہ کرے ۹) ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آئیکو، کان، دل، ہر تن (یعنی مکمل خود پر) انہیں کی طرف مصروف رکھے ۱۰) جو وہ پوچھیں نہایت عی نرم آواز سے بکمال ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے ۱۱) ان کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، ان کی اولاد، ان کے مکان، ان کے محلے، ان کے شہر کی تعظیم کرے ۱۲) جو وہ حکم دیں "کیوں!" نہ کہے (اور بجا لانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تحدید (یعنی اکتشاف) دے ۱۳) ان کی غیرت ("نگے - مٹ" یعنی فیر موجودگی) میں بھی ان کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے ۱۴) ان کی موت کے بعد بھی ان کی زوجہ سے نکاح نہ کرے ۱۵) روزانہ اگر وہ زندہ ہیں، ان کی سلامتی و عافیت کی دعا بکثرت کرتا رہے اور اگر انہیں ہو گیا تو روزانہ ان کے نام پر فاتحہ و ذرود کا ثواب پہنچائے ۱۶) ان کے دوست کا دوست، ان کے دشمن کا دشمن رہے۔ غرض اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کے علاقے (یعنی تعلق) کو تمام جہان کے علاقے (یعنی تعلق) پر دل سے ترجیح دے اور اسی پر کار بند رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ایسا ہو گا تو ہر وقت اللہ عزوجل و سید مالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و حضرات مختارین کرام رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى کی مدح زندگی میں، توعی میں، قبر میں، حشر میں، میزان پر، صراط پر، حوض پر ہر جگہ اس کے ساتھ رہے گی۔ اس کے مرہد اگر خود کچھ نہیں تو ان کے فرشتہ تو کچھ ہیں یا فرشتہ کے فرشتہ یاں تک کہ صاحب سلسلہ (قادریہ) خُسُور پر فور غوث پا کر عَزَّيْتُهُ اللَّهُ تَعَالَى علیہ

فرمانِ حکم ملکہ سلطنت علیہ رحمۃ الرحمٰن و رحیم اس شخص کی ناکنایک آنونیوس کے پاس یہ راز کردار دینے کے لئے پڑا کہ وہ پڑھے۔ (۱۴)

نظراء ہو دربار کا غوثِ اعظم

نظراء ہو دربار کا غوثِ اعظم دکھا نیلا گندہ دکھا غوثِ اعظم
 مجھے جام الفت ہلا غوثِ اعظم رہوں مت و بے خود سا غوثِ اعظم
 کرم سچے پھر میں بخداو آؤں ہرے پھر کا ولیط غوثِ اعظم
 مجھے اپنی پوکھ کا علا ہا لو بہشہ رہوں ہادفا غوثِ اعظم
 ترے آستاں کا ہوں منگٹا گزارہ ہے کھروں پر جو ہر اغوثِ اعظم
 کناہوں کا ہار اپنے سر پر انھا کر پھروں کب تک جا بجا غوثِ اعظم
 علّج آڑوں مرہدی کب کریں گے کناہوں کے بیمار کا غوثِ اعظم
 گنہوار ہوں مگر عذابوں نے گھیرا تو ہو گا برائی خلا کیا غوثِ اعظم
 نظر مرہدی تیری جانب گی ہے عذابوں سے لینا پچا غوثِ اعظم
 جہاں میں چیزوں سخوں کے مطلق مینے میں ہو خانہ غوثِ اعظم
 ہو عطا کی بے حساب بخشش آتا
 یہ فرائیں حق سے دعا غوثِ اعظم